سوال

(418) مجاہدین اور مقامی طلبہ میں سے زکوۃ کا زیادہ حق دار کون ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم لوگ ا کے فضل وکرم سے صاحب مال وجائیداد ہیں اور ہر سال ا کی توفیق سے زکوٰۃ بھی ادا کر رہے ہیں۔ جب سے جہاد شروع ہوا ہے۔ ہم لوگ اپنی زکوۃ جہاد فنڈ میںھی جمع کرا دیتے ہیں۔ اب ایک دوست نے توجہ دلائی ہے کہ ''زکوۃ'' تو خالصتاً کا مال ہے اور جو آدمی مسلمان ہونے کے باوجود ادا کرنے سے انکار کرے اس کے خلاف تو خود جہاد کرنا فرض ہے۔ اور یہی اسوۂ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔ زکوٰۃ کو اسی طور طریقہ پر خرچ کرنا چاہیے جس طریقہ سے ا نے ترتیب مقرر کی ہے اور نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں عمل کیا ہے جس طرح زکوٰۃ اسلام کا ایک رکن ہے۔ اسی طرح جہاد بھی اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ دونوں کے احکامات ا نے الگ الگ ارشاد فرمائیں ہیں؟ اس دوست کا نقطۂ نظر بھی آپ کے ملاحظہ کے لیے روانہ کیا جارہا ہے۔

اب ہمیں مندرہ ذیل اشکال ہیں۔

۱۔ کیا زکوٰۃ مجاہدین پر خرچ کی جاسکتی ہے؟

۲۔ مجاہدین اور مقامی مدرسہ کے طلباء میں سے کس کو ترجیح دی جائے؟

۳۔ کیا مجاہدین کو زکوٰۃ دے دینے کے بعد ہم جہاد بالمال کے فرض سے سبکدوش ہوجائیں گے؟ (ڈاکٹر سید شہزاد علی بخاری بخاریز ہسپتال ابوظہبی روڈ۔ رحیم یار خان) (۲ اگست ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ مجاہدین فی سبیل ا پر زکوٰۃ صرف ہوسکتی ہے۔ کیونکہ مصارفِ زکوٰۃ میں یہ شامل ہیں۔

۲۔ زکوٰۃ کے سلسلہ میں مقامی غرباء ومساکین اور غریب طلبۂ مدرسہ مقدم ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

'تُؤخَذُ مِن أَغنِیَائِهِم وَتُرَدُّ عَلَی فُقَرَائِهِم۔' (صحیح البخاری کتاب الزکاۃ، بَابُ وُجُوبِ الزَّکَاةِ، رقم: ۱۳۹۵)

''مقامی مالداروں سے زکوٰۃ وصول کی جائے اور انھی فقراء میں تقسیم کی جائے۔''

ان کی ضروریات سے زائد جہاد فنڈ میں جمع کرا دی جائے۔

۳۔ مجاہدین کو زکوۃ دینے سے آپ جہاد میں شریکِ کار سمجھے جائیں گے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 333

محدث فتویٰ